# علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب "لباب النقول فی اسباب النزول" کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

# Critical and research revive of Allama Jalal-ud-Din Suyuti's Book "Libab Al Nuqul Fi Asbab Al Nuzul"

رضوان علی بن مقصود علی*

ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری**

## ABSTRACT:

Islam is a natural and complete code of life for human being. Among the basic sources of Islamic teachings, The Holy Quran is the first and fundamental source. In the field of Islamic studies, Quran discipline has many branches and sub disciplines which assist us to understand the Quran, these sub-disciplines are called "Ulum Al Quran". "Ulum Al Quran" are divided in hundreds types and Ilm Asbab Al Nuzul" is a very important among these types. The importance of this ilm can be gauged that the scholars and Interpreter of The Holy Quran have written separate books with respect of this ilm. We can see that after Allama Wahidi, Allama Jalaluddin Suyuti has also compiled a value able book named: "لباب النقول فی اسباب النزول""Libab Al Nuqul Fi Asbab Al Nuzul" on this Ilm. In this article will try to find out and explain the methodology of Allama Jalaluddin Suyuti in his basic and majestic book with narration of its value ability, popularity and necessary introduction.

**Keywords:**Allama Jalaludin Suyuti, Libab Al Nuqul Fi Asbab Al Nuzul, review.

## تمہید:

اسلام دین فطرت اور مکمل ضابطہ حیات ہے تعلیمات اسلامی کی مآخذ میں سے قرآن کریم پہلا اور بنیادی ماخذ ہے۔قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے جن علوم کی ہمیں ضرورت ہے ان کو "علوم القرآن" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔علوم القرآن کی سینکڑوں انواع ہیں جن میں سے "سبب نزول" نہایت اہمیت کی حامل نوع ہے۔ماہرینِ علوم القرآن نے اس فن پر کتب تحریر کرتے ہوئے "اسباب نزول" کی نوع کو لازمی طور پر اپنی کتب کا حصہ بنایا ہے۔علوم القرآن کی اس نوع کی اہمیت کا اندازہ اس بات س بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس پر علماء کرام ومفسرین عظام نے باقاعدہ الگ سے کتب تحریر فرمائی ہیں۔ علامہ واحدی کے بعد اس نوع پر باقاعدہ طور پر علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے" لباب النقول فی اسباب النزول" کے نام سے قابل قدر کتاب تالیف فرمائی ہے۔اس مقالہ میں علامہ جلال الدین

* Ph.D Scholar, Deptt: of Islamic Studies, Govt: College University, Faisalabad.
Email: 6715000@gmail.com / dr.zahoorazhari@gmail.com
** Associate Professor, Deptt: of Islamic Studies, the University of Lahore.

سیوطیؒ کے مختصر تعارف کے بعد ان کی اس جلیل القدر کتاب کا تعارف، اس میں امام موصوف کا منہج واسلوب، کتاب کی خصوصیات، کتاب پر ہونے والا کام اور اس کتاب کے اثرات کو بیان کیا جائے گا۔

**علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا تعارف:**

ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین سیوطیؒ رجب 849ھ کو مصر میں پیدا ہوئے اور 19 جمادی الاول 911ھ میں وفات پائی۔امام جلال الدین سیوطیؒ نے یتیمی میں پرورش پائی۔آپ نے آٹھ سال کی عمر سے قبل ہی قرآن کریم حفظ کر لیا۔ابتداءً امام نوویؒ کی عمدۃ الاحکام اور المنہاج اسی طرح الفیہ ابن مالکؒ اور المنہاج للبیضاویؒ حفظ کیں۔مزید آپ نے جن عظیم ہستیوں سے کسب علم وفیض کیا ان میں سے سراج الدین البلقینی، حافظ مناوی، تقی الدین الشبلی، محی الدین الکافیجی، الشمنی، الشار مساحی اور سیف الدین الحنفی رحمھم اللہ زیادہ نمایاں ہیں۔کتب تراجم میں 42 کے قریب خواتین کے اسماء کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جن سے علامہ سیوطی نے علم حاصل کیا۔امام سیوطی کے طلب علم کے شوق کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ 869ھ کو حج کرنے گئے تو زم زم پیتے وقت آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ :اے اللہ مجھے فقہ میں سراج الدین البلقینی اور حدیث میں ابن حجر جیسا رتبہ عطا فرما۔[1]

امام سیوطی عالم با عمل اور زہد و تقویٰ جیسی صفات عالیہ سے متصف محقق اور مصنف تھے، آپ کا زمانہ بادشاہوں کا زمانہ تھا لیکن امام سیوطی نے کبھی بھی بادشاہوں کے دربار میں حاضری نہ دی اور نہ ان کے عطیات و تحائف وصول کئے، آپ اپنی ضروریات کیلئے لوگوں سے بھی کسی قسم کا سوال نہیں کرتے تھے۔ان کے شاگرد شاذلی بیان کرتے ہیں: وكان اذا احتاج الى شيء من النفقة باع من كتبه واكل من ثمنها وبعث له كتبا كثيرة على يدى ولم يسال مخلوقا فى شيء من امر الدنيا ولم يُعلم بحاله احدا۔[2]

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی اور بدیع جیسے عظیم علوم میں ایک خاص ملکہ عطا کیا۔آپ کو اس امت کے مجددین میں سے ایک مجدد مانا جاتا ہے۔امام سیوطی نے دین اسلام کی تعلیمات کے ہر گوشہ کے بارے قلم اٹھایا۔آپ کی تالیفات کے متعلق مختلف لوگوں نے مختلف تعداد ذکر کی ہے اور کئی کتب تراجم میں آپ کی کتب کے اسماء کی فہرست ذکر کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔امام سیوطی کے شاگرد عبدالقادر الشاذلی نے " بهجة العابدين بترجمة حافظ العصر جلال الدين " کے تیسرے باب میں امام سیوطی کی 524 کتب کا تذکرہ کیا ہے۔یہ وہ کتب ہیں جن کو امام سیوطی نے اختیار کیا اور اپنی وفات تک ان کو اپنی کتب میں شامل رکھا[3]۔ بروکلمان نے 415 اور الاستاذ جمیل بک العظم نے 576 کتب کا تذکرہ کیا ہے[4]۔عبدالقادر العیدروسؒ نے النور السافر میں کہا کہ امام سیوطی کی کتب کی تعداد 600 ہے اور جو کتب انہوں نے دھو ڈالی تھیں وہ ان کے علاوہ ہیں[5]۔ایاد خالد الطباع نے اپنی کتاب میں امام سیوطی کی کتب کی تعداد 1194 لکھی اور ساتھ انہوں نے تمام کتب کے اسماء کی فہرست بھی ذکر کی ہے اور امام سیوطی کی کتب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے: 1: مطبوع 2: مخطوط 3: مفقود۔[6]

الاتقان فى علوم القرآن، الدر المنثور فى التفسير بالماثور، لباب النقول فى اسباب النزول، تفسير الجلالين،

تدریب الراوی، الأشباہ والنظائر فی الفقہ، الاشباہ والنظائر فی النحو، جمع الجوامع، طبقات المفسرین، اسعاف المبطاء فی رجال الموطاءاورحسن المحاضرۃ جیسی کتب امام جلال الدین سیوطی کی مشہور کتب ہیں۔امام سیوطی اوران کے معاصرین کے مابین تصنیف وتالیف کے سلسلے میں شدید قسم کے ''تنافس'' کی فضاء بن چکی تھی جو حسد اور اتہام تک جا پہنچی تھی اسی وجہ سے آپ پر یہ الزام بھی لگایا گیا کہ آپ معاصرین اور متقدمین کی کتب چوری کر کے ان میں کچھ ردوبدل کر کے ان کو اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں اور ان کی اکثر کتب وہ جو انہوں نے مکتبہ محمودیہ سے لیں ان میں کچھ تغیر و تبدل کر کے اپنی طرف منسوب کر لیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ صرف معاصرانہ چشمک کی وجہ سے تھا، امام سیوطی جب بھی کسی سے کچھ نقل کرتے ہیں تو ساتھ اس کا حوالہ اور نام ذکر کرتے ہیں جو سرقہ نہیں کہلا سکتا۔

**لباب النقول فی اسباب النزول کے مآخذ و مصادر:**

علامہ جلال الدین سیوطی نے علوم القرآن میں خاص ایک نوع ''اسباب النزول'' پر ایک مناسب حجم والی کتاب تالیف فرمائی ہے جس میں انہوں نے قرآن کریم کی آیات کے سبب نزول کو بیان کرنے میں احادیث وآثار کو بنیاد بنایا ہے۔اس سلسلہ میں انہوں نے علوم اسلامیہ اور بالخصوص علوم القرآن والتفسیر کے بنیادی مآخذ سے استفادہ کیا، امام موصوف نے کتاب ہذا کے مقدمہ میں کتاب تالیف کرنے کے لئے مآخذ و مصادر کا خود تذکرہ فرمایا ہے اور کچھ مآخذ ایسے بھی ہیں جن کے بارے اطلاع کتاب کے مطالعہ سے ملتی ہے۔ذیل میں ان ماخذ و مصادر کا اجمالی تذکرہ کیا جارہا ہے جن کے حوالے ''لباب النقول فی اسباب النزول'' میں موجود ہیں:

☆الجامع الصحیح المسند المختصر من أمور رسول الله وسننه وأيامه، ابو عبدالله محمد بن اسماعیل البخاری (256ھ)

☆الجامع الصحیح، مسلم بن حجاج القشیری (261ھ)　☆جامع ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (279ھ)

☆سنن نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن علی بن شعیب النسائی (303ھ)

☆سنن ابی داود، ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی (275ھ)

☆سنن ابن ماجه، ابو عبدالله محمد بن یزید ابن ماجه القزوینی (273ھ)

☆سنن سعید بن منصور، ابو عثمان سعید بن منصور بن شعبه الخراسانی (227ھ)

☆مستدرك حاکم، ابو عبدالله محمد بن عبدالله بن محمد الضبی الطهمانی النیشابوری المعروف بالحاکم ابوعبدالله بن البیع (405ھ)　☆صحیح ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان (354ھ)

☆سنن البیهقی، ابو بکر أحمد بن الحسین بن علي البیهقی (458ھ)　☆مسند احمد، احمد بن محمد بن حنبل (241ھ)

☆سنن دارقطنی، ابوالحسن علی بن احمد الدارقطنی البغدادی (385ھ)

☆مسند بزار (البحر الزخار فی زوائد مسند البزار)، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار (292ھ)

☆مسند ابی یعلیٰ، شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی بن یحیی بن عیسیٰ بن ہلال التمیمی الموصلی(307ھ)

☆الدلائل لابی نعیم، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مہران الاصفہانی (336ھ)

☆الدلائل للبیہقی، ابو بکر أحمد بن الحسین بن علي البیہقی (458ھ)

☆مسند لمسدد، مسدد بن مسرهد بن مسربل بن مغربل بن مرعبل البصري أبي الحسن(228ھ)

☆مسند حارث بن اسامہ، حارث بن محمد بن ابی اسامہ (282ھ)

☆مسند الطیالسی، أبو داود سلیمان بن داود بن الجارود الطیالسي البصری (204ھ)

☆مسند اسحاق بن راھویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراھیم بن مخلد الحنظلی المروزی (238ھ)

☆المعجم الکبیر، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی (360ھ)

☆المعجم الاوسط، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی (360ھ)

☆مصنف ابن ابی شیبہ، امام حافظ ابو بکر عبداللہ بن محمدبن ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ العبسی الکوفی(235ھ)

☆مصنف عبدالرزاق، أبو بکر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحمیري الیماني الصنعاني(211ھ)

☆جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری(310ھ)

☆تفسیر ابن ابی حاتم، ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس الحنظلی التیمی الرازی (327ھ)

☆الکشف والبیان عن تفسیر القرآن، ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی (427ھ)

☆تفسیر ابو الشیخ، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصبہانی (369ھ)

☆تفسیر ابن حبان، أبوحاتم محمد بن حبان (354ھ)

☆فضائل القرآن (تفیسر الفریابی)، ابوبکر جعفر بن محمد بن الحسن بن المستفاض الفریابی (301ھ)

☆تفسیر عبدالرزاق، الامام المحدث عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی (211ھ)

☆کتاب تفسیر القرآن (تفیسر ابن المنذر)، امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری (318ھ)

☆تفسیر اسحاق بن راھویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراھیم بن مخلد الحنظلی المروزی (238ھ)

☆طبقات ابن سعد، ابوعبد اللہ محمد بن سعدبن منیع البصری الزہری الہاشمی(230ھ)

☆تاریخ دمشق لابن عساکر، حافظ ابو القاسم علی بن ابی محمد الحسن بن ہبتہ اللہ (571ھ)

☆التاریخ الکبیر، محمد بن اسماعیل البخاری(256ھ)

☆اسباب نزول القرآن، ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی الواحدی (468ھ)

☆فتح الباری، احمد بن علی بن محمد بن علی بن احمد ، ابن حجر العسقلانی (852ھ)

☆کتاب صفوۃ الصفوۃ، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ قرشی تیمی بکری حنبلی ,ابن جوزی (597ھ) ☆کتاب ھواتف الجان، خرائطی ☆اخرج الباوردی (ص43)

☆اخرج عبد فی تفسیرہ (ص69) ☆اخرج مقاتل فی تفسیرہ (ص269)

☆اخرج الضیاء فی المختارۃ (ص270) ☆ذکر ھبۃ اللہ بن سلامۃ فی الناسخ (ص45)

☆قال الزرکشی فی البرھان (ص8 مقدمۃ اللباب) ☆قال ابن دقیق العید (ص7 مقدمۃ اللباب)

☆قال ابن تیمیہ (ص7 مقدمۃ اللباب) ☆قال محمد بن سیرین (ص7 مقدمۃ اللباب)

☆قال الحاکم فی علوم الحدیث (ص7 مقدمۃ اللباب) ☆ومشی علی ھذا ابن الصلاح (ص7 مقدمۃ اللباب)

**لباب النقول میں امام سیوطیؒ کا منہج و اسلوب:**

- لباب النقول میں امام سیوطی نے تالیف و جمع آوری کا منہج اختیار کیا ہے۔
- اس کتاب میں امام سیوطی کا منہج بیانیہ اور کچھ مقامات پر تجزیاتی ہے۔
- امام سیوطی نے تحقیقی اسلوب اختیار کیا ہے اور آغاز سے لے کر اختتام تک کتاب کا اسلوب تقریبا ایک جیسا ہی ہے۔
- امام سیوطی نے سادہ اور عام فہم عربی زبان میں یہ کتاب قلم بند فرمائی ہے۔
- کتاب مقدمہ کے بعد 102 عنوانات پر مشتمل ہے۔
- امام سیوطی نے 102 سورتوں کی منتخب آیات کا سبب نزول بیان کیا ہے۔
- 12 سورتوں الفاتحۃ، النمل، الملك، نوح، الانشقاق، البروج، البلد، الشمس، البینۃ، القارعۃ، العصر اور الفیل کا امام سیوطی نے لباب النقول میں تذکرہ نہیں کیا۔ یوں کتاب کا پہلا عنوان/باب سورۃ البقرۃ ہے اور آخری عنوان سورۃ المعوذتین ہے۔
- ابواب کی ترتیب سورتوں کی اسی ترتیب کے مطابق ہے جو ترتیب قرآنی مصاحف میں ہے۔
- امام سیوطی سورۃ کے نام سے باب قائم کرتے ہیں اور اس کے بعد مزید تقسیم ''قولہ تعالی'' کے ساتھ کرتے ہیں یعنی ایک آیت کا سبب نزول ذکر کرنے کے بعد جب اگلی آیت کا تذکرہ کرنا ہو تو الفاظ ''قولہ تعالیٰ'' درج فرماتے ہیں۔
- آپ جس آیت کا سبب نزول بیان کرنا مقصود ہو اس پوری آیت کو تحریر کرنے کی بجائے اس آیت کے ابتدائی چند الفاظ ذکر کر کے ''الآیۃ'' لکھتے ہیں۔
- ایک باب (یعنی سورۃ) کے تحت متعدد آیات کا سبب نزول ذکر کرتے وقت آیات کو قرآنی ترتیب کے مطابق ہی لاتے ہیں۔
- آیات کے سبب نزول کے متعلق احادیث ذکر کرتے وقت اس کے مصدر کا لازمی ذکر کرتے ہیں۔

- حدیث میں بسا اوقات مکمل سند بھی ذکر کرتے ہیں اور بسا اوقات صرف کتاب کا نام ذکر کرتے ہیں، سند پوری ذکر نہیں کرتے۔ جیسے: روی البخاری وغیرہ عن عمر قال: وافقت ربی فی ثلاث،۔۔۔۔۔[7]
- کچھ روایات و آثار جن کی سند کے صحیح نہ ہونے کا امام سیوطی کو علم بھی تھا ان کو بھی امام سیوطی نے متعلقہ آیات کے سبب نزول میں ذکر کیا ہے جیسے: ۔۔۔۔۔اخرج الحاکم فی المستدرك والبیهقی فی الدلائل بسند ضعیف۔۔۔[8]
- بعض اوقات مولف اور کتاب دونوں کا نام ذکر کرتے ہیں جیسے: قال شیخ الاسلام ابن حجر فی فتح الباری۔۔۔[9]
- بعض اوقات صرف مولف/مفسر کا نام ہی ذکر کرتے ہیں کتاب کا نام ذکر نہیں کرتے۔ جیسے: اخرج ابن جریر عن ابی العالیه قال: قالت الیهود۔۔۔۔[10]
- سبب نزول کے متعلق متعدد اقوال ہوں تو ان کو الگ الگ ذکر کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔[11]
- بعض مقامات پر متعدد اقوال میں سے راجح اور اصح قول کی نشاندہی بھی فرماتے ہیں، جیسے: ۔۔۔۔قلت: القول الاول اصح اسنادا و انسب بما تقدم اول السورة۔[12]
- کئی مقامات پر متعدد اقوال کو ذکر کر کے بغیر کوئی تبصرہ کئے گزر جاتے ہیں اور اصح/راجح کی نشاندہی نہیں فرماتے۔[13]
- حدیث ذکر کرنے کے بعد اس کی سند پر کلام بھی فرماتے ہیں جیسے: ۔۔۔۔۔۔هذا الاسناد واه جد، فان السدی الصغیر كذاب وكذا الكلبی، وابو صالح ضعيف [14]۔ جیسے: ۔۔۔۔۔۔عبد الغنی واه جدا۔[15]
- ایک آیت کے سبب نزول میں ذکر کردہ حدیث کی سند اور متصل اگلی آیت کے سبب نزول کی حدیث کی سند اگر ایک ہی ہو تو دوبارہ مکمل سند ذکر کرنے کی بجائے "من الطریق المذکور" کے الفاظ استعمال فرماتے ہیں۔ جیسے: اخرج ابن ابی حاتم من الطریق المذکور۔۔۔۔[16]
- ایک صحابی کی حدیث اگر حدیث کی متعدد کتب میں ہو تو سب کا تذکرہ فرماتے ہیں جیسے: اخرج مسلم والترمذی والنسائی عن ابن عمر قال: کان النبی ﷺ یصلی علی[17] ۔ جیسے: اخرج الأئمة الستة وغيرهم عن زيد بن ارقم قال: كنا نتكلم على عهد رسول الله ﷺ فی الصلاة۔۔۔[18]

## لباب النقول کی امتیازی خصوصیات:

- امام سیوطی کی یہ کتاب درمیانے حجم کی اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔
- اس کتاب میں امام سیوطی نے قرآن کریم کی 102 سورتوں کی متعدد آیات کے اسباب نزول کو احادیث و آثار کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

- اس کتاب میں امام سیوطی نے بنیادی مآخذ و مصادر (کتب حدیث و تفسیر) سے براہ راست استفادہ کیا ہے۔
- کتاب کی ترتیب بہت عمدہ ہے اور مولف نے سورتوں اور آیات کو مصحف قرآنی کی ترتیب سے کتاب میں جمع کیا ہے۔
- امام سیوطی کی دیگر کتب کی طرح یہ کتاب بھی اپنے میدان میں ایک موسوعہ کی حیثیت کی حامل ہے جس میں امام سیوطی نے آیات کے اسباب نزول بارے خاطر خواہ تعداد میں اقوال و آراء کو جمع کر دیا ہے۔
- اس میں امام سیوطی نے جو احادیث بیان کی ہیں وہ باحوالہ ہیں یعنی اس کو بیان کرنے والے محدث /کتاب کا باقاعدہ تذکرہ کیا گیا ہے۔
- اس کتاب میں امام سیوطی نے صحیح و ضعیف اور مقبول و مردود روایات کی نشاندہی بھی فرمائی ہے۔
- اس کتاب کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ امام موصوف نے وہی روایات ذکر کیں ہیں جن کا تعلق اسباب نزول سے ہے، غیر متعلقہ روایات جمع نہیں کیں۔

**جدت طرازی:**

کتاب کے مقدمہ میں اسباب نزول سے آگاہی ضروری ہے یا نہیں اس بحث کے بعد امام سیوطی نے امام واحدی کی کتاب کا تذکرہ کیا ہے کہ یہ کتاب اس فن (اسباب نزول) میں مشہور کتاب ہے مگر میری کتاب کچھ باتوں میں اس کتاب سے ممتاز ہے۔ یہ کتاب علامہ واحدی کی کتاب سے مختصر ہے، ہر حدیث کی اس کے بیان کرنے والے کی طرف نسبت کرنا، صحیح و غیر صحیح اور مقبول و مردود کی نشاندہی کرنا، متعارض روایات میں جمع کی صورت، اور صرف اسباب نزول کی احادیث کو ذکر کرنا اور غیر متعلقہ کو ذکر نہ کرنا اس کتاب کے امتیازات ہیں[19]۔ (امام سیوطی نے یہ بات اس لیے ذکر کی کیونکہ امام واحدی نے کچھ ایسی احادیث و آثار کا تذکرہ بھی کیا ہے جن کا اسباب نزول سے تعلق نہیں ہے)

**کتاب پر ہونے والا کام:**

1: امام سیوطی کی کتاب لباب النقول فی اسباب النزول کو موسسة الكتب الثقافية بيروت لبنان نے 2002ء میں شائع کیا ہے لیکن اس کی تحقیق معیاری نہیں ہے اور محقق کا نام بھی کتاب پر درج نہ ہے تاہم کتاب کے آخر میں محقق نے فہرست اطراف الحدیث، فهرست الاعلام، فهرست القبائل، فهرست المدن والأماكن والبلدان اور فهرست الغزوات کے عناوین کے تحت فہارس بڑی محنت سے تیار کی ہیں۔

2: " اسباب نزول آیات قرآن کریم" کے نام سے 596 صفحات پر مشتمل لباب النقول فی اسباب النزول کا فارسی میں ترجمہ و تحقیق www.aqeedeh.com نامی ویب سائیٹ نے شائع کیا ہے۔ نام مترجم عبدالکریم ارشد، نام محقق عبدالرزاق المہدی اور یہ کتاب www.islamhouse.com پر بھی دستیاب ہے۔

3: لباب النقول کو الاستاذ احمد عبد الشافعی کی تحقیق کے ساتھ دا الکتب العلمیہ، بیروت لبنان نے شائع کیا ہے۔

4: یونیورسٹی آف ساؤتھ افریقہ میں لباب النقول پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا گیا ہے۔ مقالہ نگار محمد حسن محمد الخولی نے پروفیسر یوسف دادو کے زیر اشراف 508 صفحات پر مشتمل مقالہ "شرح لباب النقول فی اسباب النزول" کے نام سے تحریر کیا جو مئی 2014ء میں مکمل ہوا۔ عربی زبان میں لکھے گئے اس مقالہ میں مقالہ نگار نے ایک مخطوط نسخے پر کام کیا ہے اور کتاب میں مذکورہ احادیث و آثار کی تخریج اور ان کی صحت و ضعف کے حکم کو واضح کیا ہے، اسباب نزول کیلئے امام سیوطی نے جن آیات کو کتاب میں نقل کیا ہے ان کے اسباب نزول کے متعلق جو باتیں امام سیوطی نے ذکر نہیں کیں ان کا استدراک کیا ہے اور پھر کتاب میں مذکورہ آیات کی مختصر تفسیر ذکر کی ہے اور ساتھ کتاب میں وارد غریب الفاظ کی وضاحت بھی کی ہے یہ مقالہ www.media.tafsir.net پر دستیاب ہے۔

5: لباب النقول کو دار الکتاب العربی، بیروت لبنان نے 2006ء میں عبد الرزاق المہدی کی تخریج و تعلیق کیساتھ شائع کیا۔

**لباب النقول کے اثرات:**

امام سیوطی کی دیگر کتب کی طرح یہ کتاب بھی مابعد کتب کیلئے مصدر و مرجع کی حیثیت رکھتی ہے، امام سیوطی کے بعد آنے والے مؤلفین و مصنفین میں سے جس نے بھی اسباب النزول پر قلم اٹھایا اس نے لازمی طور امام سیوطی کی اس کتاب کو اپنے مصادر و مراجع میں شامل کیا۔

1: الشیخ عطیہ بن عطیہ الاجہوری (1190ھ) نے اپنی کتاب "ارشاد الرحمٰن لاسباب النزول والناسخ والمنسوخ والمتشابہ وتجوید القرآن" میں لباب النقول سے استفادہ کیا۔

2: ابو عبداللہ عثمان السالمی العتمی اپنی کتاب غایۃ الماموں فی التعلیقات علی الصحیح المسند من اسباب النزول میں اکثر یہ لکھتے نظر آتے ہیں کہ: "وقال السیوطی فی لباب النقول۔۔۔۔۔۔"

3: تین جلدوں پر مشتمل الاستیعاب فی بیان الاسباب میں مولفین: سلیم بن عبد الہلالی اور محمد بن موسیٰ آل نصر امام سیوطی کی کتاب الدر المنثور اور لباب النقول سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔

4: الصحیح من اسباب النزول میں عصام بن عبدالمحسن الحمیدان نے لباب النقول کو اپنے مصادر مراجع میں شامل کیا

5: الصحیح المسند من اسباب النزول میں ابو عبدالرحمٰن مقبل بن ھادی الوادعی نے امام سیوطی کی کتاب الاتقان اور لباب النقول سے استفادہ کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ان اہم کتب کے علاوہ اردو و دیگر السنہ میں لکھی گئی کتب اور پی ایچ ڈی وایم فل وغیرہ کے لئے لکھے جانے والے مقالات میں جہاں اسباب النزول کی بات آتی ہے تو مصنفین ہر باب اور ہر فصل میں امام سیوطی کی لباب النقول کا تذکرہ کرتے نظر آتے

ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ امام سیوطی کی یہ کتاب باقاعدہ ایک موسوعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

## حوالہ جات

---

[1] العید روس، عبدالقادر بن شیخ بن عبداللہ، الحسینی، الحضرمی، الیمنی الهندی، (1038ھ)، النور السافر عن اخبار القرن العاشر، دار صادر بیروت لبنان، الطبعة الاولی، 2001ء، ص90،91

[2] بهدة العابدین للشاذلی، ق:34 بحوالہ: ایاد خالد الطباء، جلال الدین السیوطی معملة العلوم الاسلامیه، دار القلم دمشق، الطبعة الاولی، 1996ء، ص78

[3] ایاد خالد الطباء، جلال الدین السیوطی معملة العلوم الاسلامیه، دار القلم دمشق، الطبعة الاولی، 1996ء، ص309

[4] مقدمة المحقق، الاتقان لسیوطی، مؤسسة الرسالة، الطبعة الاولی، 2008

[5] النور السافر، ص91

[6] سیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین، معملة العلوم الاسلامیة، ص312تا 405

[7] سیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین، لباب النقول فی اسباب النزول، مؤسسة الکتب الثقافیه، ط: اول، 2002ء، ص25

[8] ایضاً، ص16

[9] ایضاً، ص17

[10] ایضاً، ص17

[11] ایضاً، ص15

[12] ایضاً، ص14

[13] ایضاً، ص15

[14] ایضاً، ص12

[15] ایضاً، ص13

[16] ایضاً، ص22

[17] ایضاً، ص22

[18] ایضاً، ص48

[19] ایضاً، ص9-10